اس مختصر رسالہ میں نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں کتنی رکعتیں سنت ہیں؟ اس کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر جمعہ کے بعد چھ رکعتیں کس طرح ادا کی جائیں، پہلے دو پھر چار یا پہلے چار پھر دو؟ اسی طرح جمعہ کی سنتوں کے متعلق چند مسائل بھی شامل کئے گئے ہیں۔ موضوع کے متعلق یہ ایک مفید رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

# عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی، اما بعد !

جمعہ سے پہلے کی سنتیں احناف کے یہاں مؤکدہ ہیں،اس لئے ان کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا ہےاور کرنا چاہئے،اگر چہ اب ایک طبقہ ان کی سنیت کا انکار کرتا ہے۔حکیم صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پاک کے مطابق جمعہ کے بعد دو یا چار سنتیں پڑھنا اپنا معمول بنالو۔(صلوۃ الرسول ص٣٩٦)

نواب وحیدالزمان صاحب لکھتے ہیں کہ:

ومن کان مصلیا بعد الجمعة فلیصل اربعا فی المسجد ' أو رکعتین أو ست رکعات فی بیته ، ولیس لها قبلها سنة راتبة۔(نزل الابرار ص١٥٤ج١)

جوشخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہئے کہ وہ مسجد میں تو چار پڑھے،گھر میں پڑھے تو چاہے دو پڑھ لے' چاہے چھ،اور جمعہ سے پہلے سنت مؤکدہ کوئی نہیں ہیں۔

مگر آپ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل احادیث میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ حضرات جمعہ سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے،حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین بیان فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت ادا فرماتے تھے،اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد بھی فرمایا کہ: چار رکعات پڑھی جائیں۔اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا معمول بھی چار رکعات پڑھنے کا تھا۔

## مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ کا حرم میں سنت جمعہ کے لئے وقفہ کرانا

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ: جمعہ سے پہلے چار رکعتیں بھی سنت مؤکدہ ہیں، عرب ممالک میں ان رکعتوں کی زیادہ اہمیت نہیں۔ راقم الحروف کو مسجد اقصی میں جمعہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی تو وہاں بھی دیکھا کہ اذان جمعہ کے بعد اتنا وقت نہیں ملا کہ چار رکعتیں ادا کی جاسکیں۔ اور حرمین شریفین میں بھی جمعہ کی پہلی اذان کے بعد بڑی مشکل سے چار رکعت کا وقت دیا جاتا ہے، اہل اثر علماء کو ان حکومتوں یا ائمہ کرام تک اس بات کو پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ کے قاضی سے کہہ کر اتنا فاصلہ کروادیا کہ چار رکعت اطمینان سے پڑھی جاسکیں۔

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمہ اللہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ قاضی بن بلید آپ کو ہاتھ پکڑ کر اپنی قیام گاہ پر لے گئے، مختلف باتیں ہوتی رہیں، جب انبساط تام ہوگیا تو حضرت نے فرمایا: قاضی صاحب! مسجد مبارک میں جمعہ کی پہلی اذان کے بعد متصل ہی دوسری اذان خطبہ کی شروع ہوکر خطبہ شروع ہوجاتا ہے، جمعہ کی سنتوں کے پڑھنے کا وقت ہی نہیں ملتا، مالکی اور حنبلی حضرات ان سنتوں کو ضروری نہیں سمجھتے، مگر ہم احناف کے نزدیک تو مؤکدہ ہیں، قاضی صاحب نے یہ سن کر حضرت سے پوچھا کہ: کس قدر فصل کافی ہے؟ حضرت نے فرمایا: دس منٹ، قاضی صاحب نے نائب الحرم کو جو وہاں اتفاق سے موجود تھے حکم دیا کہ پہلی اور دوسری اذان میں: ۱۰/منٹ کا فاصلہ کیا جائے، اتفاق سے اگلے ہی روز جمعہ تھا اور نائب الحرم اس حکم کو باقاعدہ جاری نہ کرسکے، مگر جب پہلی اذان ہوچکی تو خطیب کو منبر پر جانے سے ذرا ٹھیرائے رکھا اور حضرت کو

دیکھتے رہے، جب حضرت نے چار سنتیں حسب عادت پورے اطمینان سے ادا کرلیں تب خطیب کو خطبہ کے لئے روانہ کیا اور دوسرے جمعہ سے باقاعدہ اس حکم کا اجراء ہوگیا کہ سنتیں پڑھنے والے بڑے سکون سے قبل الخطبہ سنتیں پڑھنے لگے۔(تذکرۃ الخلیل ص٣٠٠)

## مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ کا حرم کی نماز چھوڑ کر اپنی جماعت کرنا

اب حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ جیسے حق گو بزرگ کہاں تلاش کئے جاویں، ایک قصہ اور پڑھ لیجئے!

مدینہ منورہ میں شافعی امام نے فجر کی نماز میں سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھ کر رکوع کرلیا کہ یہ بھی سجدہ کے قائم مقام ہے، سلام کے بعد حضرت رحمہ اللہ نے امام صاحب سے فرمایا کہ: ہم حنفیوں کے یہاں سجدہ واجب ہے اور رکوع سے جب تک کہ اس کی نیت نہ کی جائے ادا نہیں ہوتا، اور کتنے لوگوں کو معلوم بھی نہیں کہ یہ سجدہ کی آیت ہے، امام نے روکھا جواب دیا کہ ہم پر کسی کے مذہب کی رعایت واجب نہیں، ہم اپنے مذہب کے موافق عمل کریں گے۔ حضرت نے فرمایا: ایسا ہے تو آپ کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی، اور حضرت نے اعلان فرمادیا کہ جس شخص نے رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کی ہو وہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے، چنانچہ بہت لوگوں نے نماز دوبارہ پڑھی، اس کے بعد حضرت نے مدرسہ میں اپنی علیحدہ جماعت کا اہتمام کرلیا، اس وقت کے ارباب حکومت نے امام سے بازپرس کی اور حضرت سے معذرت کی، اور اطمینان دلایا کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا، چنانچہ آپ حرم شریف میں جانے لگے۔(تذکرۃ الخلیل ص٢٩٩)

اس مختصر رسالہ میں چند احادیث اور حضرات صحابہ کرام کے آثار نقل کئے گئے ہیں۔

اسی طرح جمعہ کے بعد کتنی رکعتیں سنت ہیں؟ اس بارے میں روایات بہت مختلف

ہیں، علماء نے تمام روایات کو جمع کر کے فرمایا کہ: چھ رکعتیں سنت ہیں۔

پھر ان چھ رکعتوں کو کس طرح ادا کیا جائے، پہلے دو پڑھی جائیں یا چار؟ اس پر بھی اس رسالہ میں کلام کیا گیا ہے۔

آخر میں جمعہ کی سنتوں کے متعلق چند مسائل بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

..................................................................

## جمعہ کے بعد آٹھ رکعتوں کا ثبوت ہے؟

ضروری نوٹ:...... ہمارے یہاں عامۃً لوگ جمعہ کے بعد آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں، چار، دو پھر دو۔ اس طرح جمعہ کی کل رکعتیں چودہ بنتی ہیں، راقم کو باوجود تتبع کے چودہ کی روایت نہ مل سکی، ممکن ہے کسی کی نظر سے گذری ہو، ناظرین کی نظر سے گذرے تو مجھے بھی ضرور مطلع فرمائیں، احسان ہوگا۔

مرغوب احمد لاجپوری

جمعہ سے قبل چار رکعتیں پڑھنا آپ ﷺ سے ثابت ہے، چند روایات یہ ہیں:

## آپ ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے

(۱)......عن علی رضی الله عنه قال: کان رسول الله صلّی الله علیه وسلم یصلّی قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا ، یجعل التّسلیم فی آخرهنّ۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے، اور سلام آخری (چوتھی) رکعت میں پھیرتے تھے۔

(المعجم الاوسط، ص۴۴۰ ج۱، رقم الحدیث:۱۶۱۷۔اعلاء السنن ، رقم الحدیث:۱۷۶۲۔نصب الرایہ ص۲۰۶ ج۲)

## آپ ﷺ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار چار رکعتیں پڑھتے تھے

(۲)......عن عبد الله رضی الله عنه : عن النّبی صلی الله علیه وسلم انه کان یصلّی قبل الجمعة اربعا و بعدها اربعا۔

(المعجم الاوسط ص۵۶۸ ج۴، رقم الحدیث:۳۹۷۱۔جدید ص۱۹۱ ج۳، رقم الحدیث:۳۹۵۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیشک آپ ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

## آپ ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے تھے

(۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : کان النّبی صلی الله علیه وسلم یرکع قبل الجمعة اربعا لا یفصل فی شیء منهنّ۔

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جمعہ سے پہلے چار

رکعتیں اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے، اوران رکعتوں میں فصل نہیں کرتے تھے۔

(ابن ماجہ ص۷۸، باب ما جاء فی الصلوة قبل الجمعة ، رقم الحدیث:۱۱۲۹۔المعجم الکبیر ص ۱۰۱ج ۱۲، رقم الحدیث:۱۲۶۷۴۔مجمع الزوائد ص۱۹۵ج۲)

## آپ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ سے پہلے نماز پڑھے وہ چار رکعتیں پڑھے

(۴)......عن ابی هریرة رضی الله عنه مرفوعا : من کان مصلّیا فلیصلّ قبلها اربعا وبعدها اربعا۔(کنز العمال ، رقم الحدیث:۲۱۲۲۱)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے دن جو نماز پڑھے وہ چار رکعتیں جمعہ سے پہلے اور چار رکعتیں جمعہ کے بعد پڑھے۔

## حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے

(۵)......عن قتادة رحمه الله ان ابن مسعود رضی الله عنه : کان یصلّی قبل الجمعة اربع رکعات و بعدها اربع رکعات ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے بھی اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۴۷ج۳، باب الصلاة قبل الجمعة و بعدها ، رقم الحدیث:۵۵۲۴۔ ترمذی ص۱۱۷ج۱، باب ما جاء فی الصلاة قبل الجمعة و بعدها ، رقم الحدیث:۵۳۲)

## عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتوں کا حکم فرماتے تھے

(۶)......عن ابی عبد الرحمن السلمی رحمه الله قال : کان عبد الله رضی الله عنه: یأمرنا ان نصلّی قبل الجمعة اربعا و بعدها اربعا ‘ حتی جاء نا علی رضی الله عنه ‘

فامرنا ان نصلّی بعدها رکعتین ثم اربعا۔

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم: جمعہ سے پہلے بھی چار رکعتیں پڑھیں اور جمعہ کے بعد بھی، حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ: ہم جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر چار رکعتیں پڑھیں۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۴۷ج۳، باب الصلاة قبل الجمعة و بعدها ، رقم الحديث:۵۵۲۵)

## ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے تھے

(۷)......عن ابراهیم رحمه الله قال : ان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه : کان يصلّی قبل الجمعة اربعا و بعدها اربعا ' لا يفصل بينهن بتسليم۔

(طحاوی شریف ص۲۳۶ج۱، باب التطوع بالليل والنهار كيف هو؟، رقم الحديث:۱۹۲۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے بھی اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے، اوران رکعتوں کے درمیان سلام سے فصل نہیں فرماتے تھے۔

## حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے

(۸)......عن ابی عبيدة رحمه الله ان عبد الله رضی الله عنه قال : کان يصلی قبل الجمعة اربعا۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۱۴ج۴، الصلوة قبل الجمعة ، رقم الحديث:۵۴۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

## حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے

(۹)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما : انه کان یصلّی قبل الجمعة اربعا ' لا یفصل بینهنّ بسلام ' ثم بعد الجمعة رکعتین ' ثم اربعا۔

(طحاوی ص۲۳۱ ج۱، باب التطوع باللیل والنهار کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۹۱۹)

ترجمہ:......حضرت جبلہ بن سحیم رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اوران کے درمیان (دو رکعتوں پر) سلام سے فصل نہیں کرتے تھے، پھر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر چار رکعتیں۔

## حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے پہلے چار رکعات پڑھتی تھیں

(۱۰)......عن صفیة بنت حُیَی رضی الله عنها : انّها صلّتْ اربع رکعات قبل خروج الامام للجمعة ' ثمّ صلّت مع الامام رکعتین۔

(رواه ابن سعد فی الطبقات فی اواخر الکتاب ، کذا فی نصب الرایة ص۲۰۷ ج۲۔المقالات الاعظمیة ، العربی ص۳۱)

ترجمہ:......حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: وہ امام کے جمعہ کے لئے نکلنے سے پہلے چار رکعات پڑھتی تھیں، پھر امام کے ساتھ دو رکعت (جمعہ کی) پڑھتی تھیں۔

## حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے

(۱۱)......عن ابراهیم قال : کانوا یصلون قبلها اربعا۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۱۵ ج۴، الصلوة قبل الجمعة ، رقم الحدیث:۵۴۰۵)

## جمعہ کے بعد چھ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں، پہلے دوادا کی جائیں پھر چار

جمعہ کے بعد چھ رکعتیں سنت ہیں، اوراعلی بات یہ ہے کہ ان کواس طرح ادا کیا جائے کہ پہلے دورکعتیں پڑھیں پھر چار، عامۃً پہلے چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں پھر دو، اوراس کے خلاف کرنے والوں پرنکیر بھی کی جاتی ہے، اس لئے اس مختصر رسالہ کے آخر میں بطور تتمہ اس مسئلہ کی قدرے تفصیل بیان کرنا مناسب سمجھا گیا۔

پہلے حدیث نمبر:۱/۲/ میں گذر چکا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے۔اور حدیث نمبر:۴/ میں یہ بھی گذرا کہ جو جمعہ کی سنتیں پڑھنا چاہیں وہ جمعہ سے پہلے اور بعد میں چار رکعتیں پڑھیں۔اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں گذرا کہ وہ حضرات جمعہ سے قبل اور بعد میں چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

## جمعہ کے بعد چھ رکعتیں سنت ہیں

بعض روایات میں جمعہ کے بعد چھ رکعتوں کا ذکر بھی آیا ہے:

**(۱۲)......روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی الجمعۃ صلی بعدھا رکعتین ثم اربعا۔(المعتصر ص۵۶ ج۱، فی التنفل بعد الجمعۃ۔معارف السنن ص۴۱۴ ج۴۔شمائل کبری ص۴۴۸ ج۸)**

ترجمہ:......آپ ﷺ جب جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد دورکعتیں پڑھتے، پھر چار پڑھتے،

**(۱۳)......عن ابی عبد الرحمن السَّلَمی رحمہ اللہ قال : کان عبد اللہ رضی اللہ عنہ یأمرنا ان نصلّی قبل الجمعۃ اربعا و بعدھا اربعا ' حتی جاء نا علِی رضی اللہ عنہ فأمرنا ان نصلّی بعدھا رکعتین ثم اربعا۔**

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم: جمعہ سے پہلے بھی چار رکعتیں پڑھیں اور جمعہ کے بعد بھی، حتی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ: ہم جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر چار رکعتیں پڑھیں۔

(مصنف عبدالرزاق ص٢٤٧ ج٣، باب الصلاة قبل الجمعة و بعدها ، رقم الحديث:٥٥٢٥)

**(١٤)......عن ابی عبد الرحمن رحمه الله قال : قدم علينا ابن مسعود رضی الله عنه فكان يأمرنا أن نصلّی بعد الجمعة اربعا ، فلمّا قدم علينا علی رضی الله عنه ، أمرنا ان نـصلّی ستّا ، فأخذنا بقول علی ، وتركنا قول عبد الله ، قال : كان يصلّی ركعتين ، ثمّ اربعا۔**

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٤٠ ج٢، من كان يصلی بعد الجمعة ركعتين ، رقم الحديث:٥٤١٠۔
معجم طبرانی ص٣١٠ ج٩، رقم الحديث:٩٥٥٠)

ترجمہ:......حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اور ہمیں حکم دیا کہ ہم: جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کریں، پھر جب ہمارے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (جمعہ کے بعد) چھ رکعتیں پڑھیں۔ (اس کے بعد) ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو لیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو چھوڑ دیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد پہلے) دو رکعت پڑھتے تھے، پھر چار رکعت پڑھتے تھے۔

**(١٥)......عن ابی عبد الرحمن رحمه الله عن علی رضی الله عنه انه قال : من كان**

مصليا بعد الجمعة فليصل ستا۔

(طحاوی ص۲۳۳ج۱، باب التطوع بعد الجمعة كيف هو ؟ رقم الحديث:۱۹۳۳)

ترجمہ:......حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہئے کہ وہ چھ رکعتیں پڑھے۔

(۱٦)......قال الامام الترمذی رحمه الله : وروی عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه : انّه كان يصلّی قبل الجمعة اربعا و بعدها اربعا ، وروی عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه : انه امر ان يصلّی بعد الجمعة ركعتين ثم اربعا ، الخ۔

(ترمذی ص۱۱۷ج۱، باب فی الصلوة قبل الجمعة و بعدها ، رقم الحديث:۵۲۳/۵۲۴)

ترجمہ:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے بھی اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

(۱۷)......عن عطاء رحمه الله قال : كان ابن عمر رضی الله عنهما ، اذا صلّی الجمعة ، صلّی ستّ ركعات ، ركعتين ، ثمّ اربعا۔

(ترمذی ص۱۱۷ج۱، باب فی الصلوة قبل الجمعة و بعدها ، رقم الحديث:۵۲۳۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۱۷ج۴، من كان يصلی بعد الجمعة ركعتين ، رقم الحديث:۵۴۱۲)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ پڑھتے تو جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے، پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔

(۱۸)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما : انه كان يصلّی قبل الجمعة اربعا لا يفصل بينهنّ بسلام ، ثم بعد الجمعة ركعتين ، ثم اربعا۔

ترجمہ:......(حضرت جبلہ بن سحیم رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:) آپ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کے درمیان (دو رکعت پر) سلام سے فصل نہیں کرتے تھے، پھر جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر چار رکعتیں۔

(طحاوی ص۲۳۱ ج۱، باب التطوع بالليل والنهار كيف هو ؟ رقم الحديث:۱۹۱۹)

**(۱۹)......عن ابی بکر بن ابی موسی، عن ابیه : کان یصلّی بعد الجمعة ستّ رکعات۔** (مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۲ ج۲، من كان يصلّى بعد الجمعة ركعتين ، رقم :۵۴۱۳)

ترجمہ:......حضرت ابو بکر بن ابی موسی اپنے والد حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔

**(۲۰)......عن محمد بن المنتشر، عن مسروق قال : كان يصلّى بعد الجمعة ستّا، ركعتين واربعا۔**

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۲ ج۲، من كان يصلى بعد الجمعة ركعتين ، رقم الحديث:۵۴۱۴)

ترجمہ:......حضرت محمد بن منتشر رحمہ اللہ، حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: حضرت مسروق رحمہ اللہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، پہلے دو پھر چار۔

**(۲۱)......عن ابراهيم قال : صلّ بعد الجمعة ركعتين، ثم صلّ بعدهما ما شئت۔**

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۲ ج۲، من كان يصلى بعد الجمعة ركعتين ، رقم الحديث:۵۴۱۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ کے بعد (پہلے) دو رکعتیں پڑھو، پھر دو رکعت کے بعد جتنی چاہے پڑھتے رہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی ''سنن'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے بعد اولا

دو رکعتیں پھر چار رکعتیں پڑھنا نقل کیا ہے، اور یہی قول سفیان ثوری اور امیر المؤمنین عبد اللہ بن مبارک رحمہما اللہ کا ہے۔

(ترمذی ص۱۱۸ ج۱، باب فی الصّلوۃ قبل الجمعۃ و بعدھا، رقم الحدیث:۵۲۳)

ان روایات سے یہ بات تو ثابت ہے کہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں سنت ہیں۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ پہلے دو پڑھی جائیں یا چار؟ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: پہلے چار پڑھی جائیں پھر دو، اس لئے کہ پہلے دو کو پڑھنے سے جمعہ کی مشابہت نہ ہو جائے کہ جمعہ کی بھی دو رکعتیں ہیں اور سنت بھی دو۔ لیکن خود آپ ﷺ اور اکابر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل یہی منقول ہے کہ پہلے چار رکعتیں پڑھی جائیں پھر دو۔

دیکھئے! حدیث نمبر:۶/۹/۱۲/۱۳/۱۴/۱۶/۱۷/۱۸/۲۰/۲۱۔

نوٹ:......راقم الحروف نے اپنے رسالہ ”نماز جمعہ وخطبہ کے مسائل“ میں جمعہ کی سنت کے متعلق چند مسائل لکھے ہیں، مناسب ہے کہ یہاں بھی ان کو نقل کردوں:

## جمعہ کی کتنی رکعتیں سنت ہیں اور کس طرح پڑھی جائیں؟

مسئلہ:......طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک جمعہ کے بعد سنت مؤکدہ چار رکعتیں ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھ ہیں۔

مسئلہ:...... جمعہ کے بعد چار سنتوں کا مؤکدہ ہونا تو متفق علیہ ہے، اس کے بعد دو سنتوں کے مؤکدہ ہونے میں ائمۂ احناف کا اختلاف ہے، پس احتیاط اسی میں ہے کہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھی جائیں۔ (امداد المفتین ص۳۳۷ ج۲)

مسئلہ:......ظاہر روایت میں جمعہ کے بعد چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ سنت مؤکدہ ہیں، اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک چھ رکعتیں ہیں، لہذا جمعہ کے بعد چار رکعتیں ایک

سلام سے سنت مؤکدہ سمجھ کر پڑھے اوراس کے بعد دورکعتیں سنت غیر مؤکدہ سمجھ کر پڑھی جائیں۔ جو چار رکعت پر اکتفا کرتا ہے وہ قابل ملامت نہیں ہے۔(فتاوی رحمیہ ص۳۱۲ ج ۷)

مسئلہ:......نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور نہ پڑھنے والا سنت کا تارک ہے۔(نظام الفتاوی ص۲۰۹ ج۶ جز:۱)

مسئلہ:...... پہلے چار پڑھے پھر دو۔(کبیری ص۳۷۳۔عمدۃ الفقہ ص۲۹۷ ج ۲)

مسئلہ:......(جمعہ کے بعد کی ) چھ رکعات میں بھی ہمارے یہاں ترتیب یہ ہے کہ پہلے چار اور پھر دو، لیکن راجح یہ ہے کہ پہلے دو پڑھے اور پھر چار، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کے عمل سے یہی ثابت ہے۔

(انعام الباری ص۱۲۱ ج۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کے عمل کی روایتیں ’’ترمذی شریف‘‘ وغیرہ کتب احادیث میں موجود ہیں۔

(ترمذی شریف، باب الصلاۃ قبل الجمعۃ و بعدھا ، کتاب الصلاۃ)

پھران چھ رکعتوں کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے،بعض مشائخ حنفیہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعات پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض اس کے برعکس صورت کو افضل قرار دیتے ہیں،یعنی پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے آخری قول کو ترجیح دی ہے،کیونکہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آثار سے مؤید ہے۔

(درس ترمذی ص۳۰۱ ج۲)

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:مگر میں نے آج

(۵/ج،۱۴۰۶ھ) اس کے خلاف کیا ہے کہ پہلے دو پڑھ لیں بعد میں چار رکعت پڑھیں، کیونکہ اجازت اس کی بھی ہے۔ (فتاوی محمودیہ ص۴۳۹ ج۳۰)

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب مدظلہم تحریر فرماتے ہیں کہ:

پھر قاضی ابو یوسف اور (امام) طحاوی رحمہما اللہ کے نزدیک پہلے چار اور بعد کو دو رکعتیں پڑھی جائیں، اور حضرت علی اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) کے معمول سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دو رکعتیں ادا کی جائیں' پھر چار، چنانچہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی تائید کی وجہ سے حضرت علامہ کشمیری رحمہ اللہ کا رجحان اسی طرف ہے۔ (قاموس الفقہ ص۱۳۲ ج۳)

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہم تحریر فرماتے ہیں کہ:

اور چھ رکعت کا ثبوت حضرت ابن عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے ملتا ہے، اس میں دو کا تذکرہ پہلے ہے، لہذا دو پہلے پڑھنے کی بھی اجازت ہے، بلکہ کبھی کبھی اس پر بھی عمل کرنا چاہیئے۔ نیز ''لا یصلّی صلاۃ مثلھا'' کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی فرض نماز مکرر نہ پڑھی جائے، نیز جمعہ خطبہ کی وجہ سے چار رکعت کے حکم میں ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص۵۶۵ ج۲)

## سنت جمعہ کے چند مسائل

مسئلہ:...... بلا عذر صرف دو رکعتوں کا پڑھنے والا تارک سنت ہے۔ (خیر الفتاوی ص۸۳ ج۳)

مسئلہ:...... جمعہ کے بعد کی چار رکعات کے قعدۂ اولی میں درود شریف پڑھ لینے سے سجدۂ سہو کا واجب ہونا مسلم نہیں، علامہ شامی رحمہ اللہ وغیرہ محققین کا اس میں اختلاف ہے۔

(فتاوی رحیمیہ ص۱۹۰ ج۱)

مسئلہ:...... جمعہ کی چار رکعت سنت کے قعدۂ اولی میں تشہد کے بعد درود پڑھنے سے سجدۂ سہو

واجب ہوگا۔(خیرالفتاوی ص۱۰۳ج۳)

مسئلہ:...... جمعہ سے پہلے کی سنت رہ جائے تو نماز کے بعد ادا کی نیت سے چار پڑھی جائیں، (قضا کی نیت نہ کرے) کیونکہ ظہر کا وقت باقی ہے، صرف ترتیب بدلی ہے۔

(خیرالفتاوی ص۱۱۳ج۳)

مسئلہ:...... جمعہ کی اذان ثانی کے بعد گھر میں بھی جمعہ کی سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، یہ سنتیں بطریق غیر مشروع ادا کی گئی ہیں، اس لئے قاعدہ کا مقتضی یہ ہے کہ فرض جمعہ کے بعد کی چار رکعات پڑھنے کے بعد قبلیہ سنتیں دوبارہ پڑھے۔(احسن الفتاوی ص۱۲۱ج۴)

مسئلہ:......خطیب کا خطبہ سے پہلے محراب میں سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

(فتاوی محمودیہ ص۳۰۸ج۲)